قیمت سالانہ ے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۷ اگست ۱۹۱۷ء | نمبر ۳۳

گلدستۂ خبر

فوج کے درمیان سپاہیوں کو نیا عہدنامہ کی جلدیں مفت تقسیم کرنے کے لئے ایک امریکن لیڈی نے اپنی مرغی کے انڈوں میں دہ یکی کے طور پر ہر دسواں انڈا چندے میں دینا شروع کیا۔ اسکے بعد وہ اسی طرح سے دیتی رہی کہتے ہیں کہ انڈوں کی کثرت سے اچھا چندہ دینے کے لائق ہوئی۔

بسٹن میں ایک دکان کھلی ہے جسمیں صرف بچوں کے لائق کتابیں فروخت ہوتی ہیں۔ اور دکان میں عمدہ عمدہ چھوٹی چھوٹی کرسیاں بچوں کے بیٹھنے کے لئے رکھی ہوتی ہیں۔ کہ جن پر بیٹھ کے وہ کتابوں کو دیکھتے اور خریدتے ہیں۔

شاہ جاپان نے بجواب شاہ معظم جارج پنجم کے پیغام کے فرمایا کہ آپ کے موثر پیغام اور اعتبار کے یقین کے لئے شکر ہو۔ میں اور میری رعایا کی طرف سے دوگنا مبارکبادی قبول ہو جو ایسے ہی خیالات رکھتے ہیں"۔

شاہ جاپان انگریزی فوج کی دلاوری اور ہمت کی تعریف کر کے امید کرتا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں کامل فتح پاوینگے۔

شہر جیپور میں راجپوتانہ پریسبٹیری مشن کے متعلق ایک نیا گرجا تیار ہوا ہے جس کے لئے مہاراجہ جیپور نے بھی امداد دی اور ایک گھڑی کے لئے ۳۰۰ روپیہ دیا۔ اور باہر سے بھی خاطر خواہ چندہ وصول ہوگیا تھا۔ اور اب اس گرجا کی مخصوصیت کی رسم ادا کی گئی ہے۔

چرچ مشنری سوسائٹی نے اس جنگ میں بہت کچھ حصہ لیا ہے۔ اس کے ۲۸ مشنری صاحبان جنگ میں خادم الدین کا کام کر رہے ہیں۔ ۵ جنگ میں لڑ رہے ہیں۔ ۲۳ ڈاکٹر ہیں۔ ۷ نرسیں جنگ کے زخمیوں میں کام کر رہی ہیں۔ اور ۵ وائی ایم سی اے کے متعلق خدمت کر رہے ہیں۔

پیٹروگراڈ میں ۱۵۰ عورتوں کا ایک فوجی دستہ بطور جہازی ملاح کے بھرتی کیا گیا ہے۔

پرتگال کے ہندوستانی مقبوضات گوا دمن، جزیرہ دیو میں مارشل لا لگ گیا ہے۔

بمبئی کے ایک باشندے نے ولایت میں ٹائپ ڈھالنے کی ایک مشین ایجاد کی ہے۔ جو لنڈن کی نمائش میں پڑھ کر نکلی ہے۔ اور موجد کو انعام ملا۔

اس مشین سے ہر دفعہ نئے حروف تیار ہوتے اور چھپائی بہت آسانی سے ہوتی ہے۔

تار برقیات

لندن ۱۲ اگست - ایک برٹش کمیونک مظہر ہے کہ آج صبح ایبریس ایمین روڈ کے جنوب کی طرف دشمن نے حملہ کیا سخت مقابلے کے بعد اس نے ہم کو گلینکرس روڈ تک ہٹانا پڑا۔ دریائے سٹینک کے دہنے کنارے ہم نے ترقی کی جو ایبریس شینڈن ریلوے کی حد پر ہے۔ اور ۱۲۷ قیدی ہم نے گرفتار کئے۔

باوجود اس کے کہ دشمن کے ہوائی جہاز ہماری لین سے گذر بہت جگہ میں اندر آگئے اور ہماری گولہ باری کا مقابلہ کرنے لگے۔ ہم نے کامیابی سے ان کا مقابلہ کیا۔ ہماری مشین گنوں نے بڑا کام دیا۔ دشمن نے ہوائی کارخانہ اور بارود وغیرہ کے کارخانوں پر ساڑھے چھ ٹن کے بم گرائے۔ اور تمام دن سخت لڑائی ہوتی رہی۔ ہم نے دس مشینوں کو نیچے گرا دیا اور چھ کو شینوں کو دھکیل دیا۔ ہماری ۱۲ لاپتہ ہیں۔

لندن ۱۲ اگست ایک فرنچ کمیونک مظہر ہے کہ بیلجیم میں سخت گولہ باری ہوتی رہی ہماری آتشباری نے جرمن کا ایک حملہ فائیت کے مشرق اور سینٹ کوئنٹن کے شمال میں روکا چمپینگی کی گولہ باری کم ہو گئی ہے۔ جرمن کے سونٹ ہاوٹ اور مونٹ ہائنڈ کے کل رات کے حملے پسپا کئے گئے۔

لندن ۱۲ اگست مشہور سر ڈگلس ہیگ نے

...کا تمغہ لفٹننٹ ولیم کنگ اور لفٹننٹ ہرسولڈ فورڈ نورویکل کو عنایت ہوا جو نیول والنٹیر ریزرو کی فوج کے تھے۔ جنہوں نے مسوپوٹامیہ میں پانی کے بہو بجانے میں قابل تعریف خدمت کی تھی۔ وہ اپنے جہازوں کو دن و رات طوفان اور آگ وغیرہ سے نڈر ہو کر جا بجا سفر طے کر کے لائے تھے۔

لندن ۱۲ اگست - صیغہ بحری کا بیان ہے کہ بحری ہوائی جہازوں نے کئی ٹن کے بم گھسٹیلس کے ہوائی کارخانوں اور زوئیڈ بیچ ریلوے اور تہروٹ ریلوے جنکشن پر پھینکے۔ اور مشینوں کے بھی ریلوے تہروٹ جنکشن پر حملے کئے اور سپر اپل تک پرچم نے ہوائی جہاز سے حملہ کیا۔ اور ہمارے سب ہوائی جہاز واپس آگئے۔

لندن ۱۳ اگست - پریس بیرو مظہر ہے کہ سوٹنڈ پر ہوائی جہازوں نے بڑا نقصان کیا ۳ آدمی ۹ عورتیں اور ۶ بچے ہلاک ہو گئے اور ۵ زخمی ہوئے۔ راکفرڈ میں ۱۲ آدمی زخمی ہوئے اور مارگیٹ میں ایک خالی گھر مسمار ہو گیا۔ پر کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔

لندن ۱۳ اگست - سوتھنیڈ میں موسم خوشگوار تھا اور اس وجہ سے باہر سے بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ شام کے وقت بہت سے ہوائی جہاز جھومتے ہوئے تمام اطراف میں دیکھے گئے۔ چھ قصبے پر اترے اور خاصکر غریب لوگوں کے محلہ کی طرف بم پھینکے سے جن سے ۲۷ گھر برباد ہو گئے۔ جن میں ۱۷ ایک گلی میں تھے۔ بہت سے آدمی ایک جگہ ہلاک ہو گئے۔ جو ریلوے سٹیشن کو چلے جا رہے تھے ہوائی جہازوں میں سے تارپیڈو کا پھٹنا خوفناک نظارہ اور بہت سی تاکیں ہائی سٹریٹ کی ٹکڑے ٹکڑے

ہو گئیں۔ لیکن کہیں آگ نہیں لگی۔ ایک بم سے گلی میں ایک لڑکی ہلاک ہوئی۔ برٹش کے ہوائی جہاز بھی اُن کے پیچھے نکلے پر وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے

لندن ۱۲ اگست رویٹر کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ کل دست بدست لڑائی کا سخت مقابلہ فرزنگ اور الوزنس کے درمیان اونچی جگہ میں ہوا۔ بڑی سختی سے جرمن حملے کر رہے تھے۔ وہ کھلے میدان میں تھے۔ اور سب طرف سے اُن پر آتشباری ہو رہی تھی۔ اس وجہ سے ان کے نقصان کا اندازہ بہت زیادہ تھا۔ لنکا شایر فوسی لیرس سوسیٹ سرریز اور بیڈ فورڈ شایر فوجوں نے گزرے دونوں میں اعلیٰ خدمت انجام دی۔

لندن ۱۲ اگست سر ڈگلس ہیگ نے آج رات کو کہا کہ ایبرس کے حملہ میں جو قیدی پکڑے گئے تھے ان کو ملا کے اب شمار ۲۰۵۲۸ تک پہونچتا ہے ۶ توپیں ہم نے پکڑیں پرتگالوں نے آرمنٹری کے جنوب میں ایک ہوائی حملہ روکا۔ ہم نے تین ہوائی جہاز نیچے گرائے اور چار دھکیلے ہمارے ۵ لوٹ کے نہیں آئے۔

لندن ۱۲ اگست ہتھ اکار روس آفیشل کمیونک مظہر ہے کہ سخت حملوں کے ساتھ رومانین اور کھاکا کو پسپا کر دیا۔ انی لیاس - گوریلیس روڈ تک اور گوریزیس کے مغرب تک۔ اور دشمن نے فرمنی مرجیسی ریلوے پر بھی حملہ کیا ہم نے حملہ مقابلہ میں کیا۔ اور ۱۲۰۰ قیدی گرفتار کئے اس کے بعد ہم میری جیسی نوسینی ہم پسپا ہو گئے ہم نے دشمن کی جگہ بزیدو ویا کے شمال میں لے لی۔ ماہ جولائی میں ہمارے ہوائی جہاز دشمن کے ۱۳۱ جہاز زمین پر گرائے اور ۱۲۰ دھکیل دیئے گئے۔





ایڈیٹوریل نوٹس

آہی تسلی

یسعیاہ ۴۰: ۱

اظہرمن الشمس ہے کہ انسان موجودہ حالت میں بہسبب گناہ کے بےکس لاچار اور بیچین ہو رہا ہے۔ خدا سے برگشتگی کے سبب سے انسان کی دونوں حالتیں جسمانی اور روحانی بگڑ گئی ہیں جس کی وجہ سے اس کی روح کو اطمینان اور تسلی نہیں رہی۔ جس طرح ایک مجرم اور قصوروار کا دل دھڑکتا ہے۔ اور خوف اس پہ طاری ہوتا ہے۔ اور گھبراہٹ سے بےچین رہتا ہے۔ یہی حال گنہگار کی روح کا ہے گناہ کے سبب سے اس کا دلی اطمینان جاتا رہا ہے لیکن افسوس کہ بہت سے آدمیوں کے دل کی حالت یہاں تک بگڑ گئی ہے کہ وہ گمراہی کے سمندر میں غوطے کھاتے کھاتے بالکل بےحواس ہو گئے ہیں۔ حتیٰ کہ اُن میں روحانی احساس مطلق نہیں رہا۔ وہ دنیاوی اور نفسانی خواہشات کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ اپنی قیمتی روحوں کے فائدہ اور نقصان کے احساس کو بھی کھو بیٹھے ہیں۔ اُن کو یہ سمجھ نہیں کہ روحانی تسکین دنیاوی اور جسمانی خوشیوں اور جسم کے تمام حظوظ سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ وہ روحانی باتوں کے لحاظ سے اندھے اور مردہ ہو گئے ہیں۔ مگر ایسے لوگ بھی ہیں جن کے دل خدا کی روح سے روشن کئے گئے ہیں۔ جنہوں نے خدا کی طرف سے نئی زندگی پائی ہے۔ ایسوں ہی کے دل میں وہ آہی تسلی آتی ہے۔ جو صرف خدا کی طرف سے اُن کو مل سکتی ہے وہ تسلی روپے پیسے اور انسانی عزت و آرام کے سامانوں سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ نجات کی بڑی برکت کے حاصل ہونے سے ملتی ہے۔ نجات کی شادمانی دنیا کی تمام نعمتوں اور برکتوں سے افضل ہے۔ جس کو وہ حاصل ہو جائے اُسکو ہی آہی تسلی مل جاتی ہے۔ اور جس کو اب تک نجات کی شادمانی نہیں ملی وہ خدا کی طرف سے کسی قسم کی تسلی پانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ نجات کی شادمانی صرف اُن کو حاصل ہو سکتی ہے جو آہی فضل٭ کے طریقے کو قبول کر کے خدا کے فرزند بنجاتے ہیں۔ کیونکہ اس حالت میں وہ گناہ کی لعنت سے چھوٹ کر اور فضل کی بیش قیمت نعمتوں سے فیض یاب ہو کر اور نئی زندگی حاصل کر کے اس دنیا کے سفر کو خدا کی مرضی کے مطابق چلنے میں مخصوصیت حاصل کر کے مقدسین کے زمرے میں دخل پاتے ہیں۔ وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے آفتاب صداقت کے جلالی نور سے منور ہو کر اس کے جلال میں چمکتے ہیں۔ اُن کے اقوال افعال اور حرکات سے خدا کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ خدا کے نجات یافتہ ہو کر اُن کی زندگیں اُس کی مرضی پوری کرنے کے لئے مخصوص ہو جاتی ہیں۔ چونکہ اب وہ ایسی مبارک حالت میں آجاتے ہیں۔ اس لئے اُن کے دلوں میں سب قسم کی بےچینی اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے۔ دلی اطمینان اور تسلی اُن کا حق ہو جاتا ہے۔ اب وہ موت سے گذر کر زندگی میں آجاتے ہیں۔ وہ خدا کے ساتھ چلتے۔ اس کی مرضی اُن کی مرضی ہو جاتی ہے۔ اس لئے اب اُن کے دل تسلی سے بلکہ آہی تسلی سے بھرے ہوئے اُس کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے آمادہ اور تیار رہتے ہیں۔ وادو نے پہلے زبور میں صادق کا ایک عمدہ نقشہ کھینچ کر دکھلایا ہے جس کو خدا کی طرف سے بڑی بڑی برکتیں ملتی ہیں تو پھر آہی تسلی ایسوں کو کیوں نہ ملے؟ آہی تسلی ہی سے بھرے ہوئے ہو کر سبھی شہیدوں نے اس دنیا کو ہیچ و پوچ سمجھ کر اپنی جانوں کو نثار کر ڈالا۔ اور خدا کے جلال میں داخل ہو گئے۔ ہمارے خیال میں صرف آہی تسلی ہی نے ان کو ایسا کرنے کے لئے مجبور کیا تھا۔ ورنہ اُن کو کیا ضرورت تھی کہ اتنی تکلیفوں کو برداشت کرتے۔ اُن کے دل آہی تسلی سے بھرے ہوئے تھے۔ اور اُن کو انسانی تسلیوں کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ تب ہی تو وہ اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ مبارک وہ ہیں جن کو آہی تسلی مل چکی ہے۔

٭ آہی فضل کا طریقہ مراد انجیل کے طریق نجات سے ہے جو خداوند یسوع مسیح پہ ایمان لاکر بچنے کا طریقہ ہے

ہر امپیریل میجسٹی کوئن امپریس کا عطیہ

ایل فرینچ اسکوائر سی آئی ای۔ آئی سی ایس ایڈیشنل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے ذیل کا پریس کیونک نورافشاں میں پبلک کی آگاہی کے لئے درج کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے "میں آپکو ایک پریس کیونک بھیجتا ہوں اور اُمید ہے کہ اس کو آپ اپنے اخبار کے کالموں میں مشتہر کریں گے کہ ہر امپیریل میجسٹی کوئن امپریس نے اپنی تصویریں ان ہندوستانی افسروں اور سپاہیوں کی عمزدہ بیواؤں اور ماؤں اور دختروں کو بھیجی ہیں۔ جو لڑائی میں کام آچکے ہیں۔ یا زخمی یا بیماری کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ میں درخواست

کرتا ہوں کہ اس کمیونک کو اپنے اخبار میں مشتہر کردو"

دستخط

وہ کمیونک یہ ہے۔

"یاد رہے کہ ہز ایکسیلنسی لیڈی چیمسفورڈ نے ۱۳ ماہ اپریل ۱۹۱۷ء کو لاہور میں دیسی عورتوں کی پردہ پارٹی کے روبرو ایک درس دیا تھا جس میں یہ فرمایا تھا کہ ہر امپیریل مجسٹی کوئن ایمپریس ہندوستان فوج کے افسروں اور سپاہیوں کی عزیزہ بیواؤں ماؤں اور دختروں جو جنگ میں گذر چکے ہیں اپنی ایک ایک تصویر ہر ایک کو عنایت کریں گی۔ اب ایک بڑی تعداد ایسی تصاویر کی ہندوستان میں آچکی ہے جو تقسیم کی جاوے گی۔ ان عکسی تصویروں کے نیچے مرحوم کے بہادری اور شجاعت کے کام خود کوئن ایمپرس کے دست مبارک کے لکھے ہوئے ہونگے جس سے اُن کی محبت اور ہمدردی ثابت ہوتی ہے۔ یہ عکسی تصویر جو تیار ہے اس میں ہر مجسٹی شاہانہ لباس میں ہے جو اپنے سب آرڈرس وغیرہ پہنے ہوئے ہیں۔ ایک میز پر اُن کے داہنے ہاتھ شاہی تخت رکھا ہوا ہے۔ ہنر کے کام اور شباہت کے لحاظ سے یہ تصویر بہت عمدہ ہے۔ ہر ایک تصویر کے ساتھ ہز ایکسیلنسی لیڈی چیمسفورڈ کی طرف سے دیسی زبان میں شاہی پیغام کا ایک ترجمہ ہوگا۔

تاریخ لاہور ۲ اگست سنہ ۱۹۱۷ء

شاہی پیغام کی نقل

عکسی تصویروں پر ہر امپیریل مجسٹی کی قلم کا لکھا ہوا پیغام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ "رنج اور ہمدردی کے ساتھ مجھے سمندر پار رہنے والی بہنیں یاد آتی ہیں جو ہندوستان میں رہتی ہیں۔ وہ خوبصورت ملک جہاں میں دو دفعہ جا چکی ہوں۔ اور جس سے مجھے بے حد محبت ہے میں تمہیں یہ تصویر اس لئے بھیجتی ہوں تاکہ اس بہادر سپاہی کی عزت کا اظہار کروں جو صداقت اور آزادی کے لئے لڑتے ہوئے میدان جنگ میں کام آیا۔ (میری۔ آر۔ ائی)

ایک نیا میڈیکل سکول

عورتوں کے لئے ایک نیا میڈیکل سکول جنوبی ہند میں کھولا جاوے گا۔ جیسا کہ لودیانہ میں ہے۔ اس نئے انسٹی ٹیوشن کے جاری کرنے میں بارہ مشنری سوسائٹیاں متفق ہوکر امداد کریں گی جن میں برٹش اور امریکن شامل ہوں گی بمقام ویلور میں امریکن ارکاٹ مشن کے زیر اہتمام ہوگا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس کے لئے ۶ لاکھ روپیہ درکار ہوگا۔ اس کا آدھا تو ارکاٹ مشن سے ملا ہے۔ اور آدھا مدراس گورنمنٹ نے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کا سالیانہ خرچ ایک لاکھ روپیہ کا ہوگا۔ جو مختلف مشنوں سے چندہ سے جمع کیا جاویگا۔ اور کچھ طالب علموں کی فیسوں اور مریضوں اور گورنمنٹ کی امداد سے وصول ہوگا اور اس کا تعلق مدراس یونیورسٹی سے ہوگا۔ امید ہے کہ یہ میڈیکل سکول جنوبی ہند کے لئے از حد مفید ثابت ہوگا۔

منشی اشیاء کی ممانعت۔

لڑائی کے شروع ہونے کے وقت سے منشی اشیار کی ممانعت کا سوال پیدا ہوا ہے۔ ملک روس میں وودکا (ایک قسم کی برانڈی) کی ممانعت ہوگئی ہے۔ اور اس سے زراعت پیشہ لوگوں کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اور سپاہیوں کو سنجیدہ رکھنے کا فائدہ ہوا ہے۔ ملک فرانس میں تیز الکوہل بیچنے کی سخت ممانعت ہوئی ہے۔ امریکہ میں کئی سٹیٹس میں منشی اشیا کے بیچنے کی بندش ہوگئی ہے۔ سر لائیڈ جارج نے فرمایا کہ نشے والی چیزیں ملکوں کو جرمن سے زیادہ نقصان پہنچا رہی ہیں۔ ہمارے شاہنشاہ **جارج پنجم** نے اپنی میز پر شراب کا استعمال قطعی ترک کر دیا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ انگلینڈ میں بھی شراب کی ممانعت ہوجائے گی۔ کم از کم لڑائی کے دنوں میں اس کی ممانعت ہوجائے گی۔

خصوصاً مسیحیوں کو شراب سے پرہیز چاہیئے۔

ہماری رائے میں تمام مسیحیوں کو نشے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ صرف اس وجہ سے نہیں کہ یہ ایک گناہ ہے بلکہ اس لئے کہ اس سے سب کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اور یہ قسم قسم کی بربادیوں خرابیوں اور نقصانوں کا سبب ہے۔ جس میں کروڑوں آدمی مبتلا ہوجاتے ہیں۔ ایسے معاملات میں ہم کو لازم ہے کہ دوسروں کی بہتری کی خاطر اپنی آزادگی کو روکیں۔ اس ملک میں یہ بُری عادت اب پھیلتی جاتی ہے۔ اور یہ ہمارے جوانوں کی بربادی کرنے والی چیز ہے۔ ہمارے خیال میں یہ ضروری ہے کہ ہماری نیک نیت سرکار اس خرابی کو روکنے کے لئے قانون جاری کرے کہ ایسی بُری چیزوں کا بیچنا قطعی بند کیا جاوے۔ یا کم از کم اس کی بے شمار دوکانیں بہت کم کیجاویں تاکہ اس کی زیادتی روکی جاوے۔

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا ضرور حوالہ دیجئے



موجودہ جنگ مثل ایک دیو کے ہے

اکثر ولایت کے کلرجی صاحبان اور اس ملک کے مشنری صاحبان کے فرزند جگر بند جنگ کے میدان میں خدمت کر رہے ہیں اور بہت سے جنگ کے میدان میں کام آ چکے ہیں۔ مدراس کے ایک مشنری صاحب کے تین فرزند قتل ہو چکے ہیں۔ یہ جنگ ایک دیو کی مانند ہے۔ جو قیمتی جانوں کو بیدردی سے ضائع کر رہا ہے۔ ملک امریکہ میں ۱۰ ستمبر میں نئی سیشن کے شروع ہونے کے وقت جب کالج کھلیں گے تو بہت کالج خالی ہوں گے۔ اور کالجوں اور سکولوں کے ہزار ہا لڑکے جو فوج میں بھرتی نہ ہونگے۔ وہ فارمس اور باغات میں کام کرینگے۔ تاکہ پھل وغیرہ زیادہ ہوں۔ جو سپاہیوں کے لئے فوجوں میں بھیجے جاویں۔ اور عورتیں اور لڑکیاں جنگ کے زخمیوں کے لئے قسم قسم کی چیزیں تیار رہی ہیں۔

ایک بات کی ضرورت ہے

تواریخ میں اس خوفناک اور عالمگیر جنگ کا چوتھا سال شروع ہونے کے موقعہ پر تمام ملک میں جہاں تک انگریزی سلطنت پھیلی ہوئی ہے۔ لوگ جمع ہو کر دعائیں کرتے رہے ہیں۔ کہ ان قوموں کو رہائی حاصل ہو جن پر ظلم اور جبر ہوا ہے اور انصاف اور آزادگی کے لئے جنگ کر رہے ہیں وہ فتحیاب اور ظفرمند ہوں۔ ہم بدلہ نہیں چاہتے ہیں بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ جبر اور ظلم کرنے والوں کو سزا ملے۔ کلکتہ کے لارڈ بشپ صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں اُس نے اس موقعہ پر اپنی رائیں ظاہر کی ہیں اُس نے ایک سوال پوچھا ہے۔ کہ "خدا ہماری قوم کو کیا کہتا ہے؟" اس کا جواب یہ دیا ہے "پیشتر اس کے کہ میں تم کو فتح دوں تم اپنے آپ کو بدلو۔" خدا تبدیل چاہتا ہے۔ بہت سی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ اور ابھی بہت تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ لارڈ بشپ صاحب تبدیلیوں کے ذکر میں بعض دعاؤں کی ضرورت پیش کرتے ہیں "اے خدا ہم تیرے سامنے اقرار کرتے ہیں جو پاک قدوس اور راست ہے جس پر تمام باتیں روشن ہیں جس سے آدمیوں کے خیالات پوشیدہ نہیں۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ ہم نے قوم ہونے کی حیثیت سے تجھ کو غصہ دلایا ہے۔ ہم اپنی غفلت اور نادانی کا اقرار کرتے ہیں ہم دولت کے جمع کرنے اور عزت اور عیش کے خیالات میں پڑ گئے ہیں۔ اور دوسروں کی طرف دھیان کا فکر نہیں کیا۔ اور تیری بادشاہت کے پھیلانے میں سستی کی ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم اس سزا کے مستحق ہیں جو تو نے ہم پر بھیجی ہے۔ لیکن اب ہم منت کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں اور نادانیوں کو معاف کر۔"

ایک آریہ اخبار اور میڈیکل مشن [illegible]

اخبار آریہ گزٹ لاہور مطبوعہ ۹ اگست ۱۹۱۶ء میں "عیسائی مشنری کس طرح سے کام کر رہے ہیں" کے عنوان سے ایک صفحہ کا مضمون شائع کرتا ہے جس میں وہ سچائی سے میڈیکل مشن کے نہایت مفید کام کی بجا تعریف کرتا ہے۔ اور چشم دید واقعات سے اس کام کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے جو میڈیکل مشنری صاحبان انجام دے رہے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کے مقابلے میں ویدک میڈیکل مشن کھولنے کا خواہاں ہے۔ مگر ہم خوش ہیں کہ وہ جو بیانات اس خدمت کے متعلق بیان کرتا ہے۔ صاف دلی اور نیک نیتی سے انکا ذکر کرتا ہے۔ ایک طرح سے وہ اس خدمت کی از حد تعریف کرتا ہے۔ ہم اپنے لائق ہمعصر کو صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میڈیکل مشنری صاحبان جو یہ خدمت کر رہے ہیں۔ وہ محض اپنے منجی کی محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔ جو اس مبارک کام میں ایک کامل نمونہ تھا۔ اس نے خود انکاری اور جان نثاری کا کامل نمونہ دیا۔ اور اب عیسائی مشنری صاحبان اسی روح کی ہدایت سے دوسروں کی بہتری اور مدد کے فرض کو مدنظر رکھتے ہوئے جانفشانی اور کوشش کرتے ہیں اور وہ کسی سے اس کے معاوضہ کی امید نہیں رکھتے۔ بلکہ اس کو اپنا فرض سمجھ کر محض محبت سے کرتے ہیں جس پر خدا کی برکت ہوتی ہے۔

موجودہ جنگ میں صلح کی نسبت آسٹریا کے فارین منسٹر کی رائے

ہمعصر کرسچن پیٹریٹ مطبوعہ ۲۴ اگست ۱۹۱۶ء رقمطراز ہے کہ ماہ گزشتہ کی مسٹر لائیڈ جارج کی سپیچ کے جواب میں آسٹریا کے فارین منسٹر نے بتایا کہ برلن اور وائینا میں صلح کی بابت متفق کوشش ہے۔ لیکن یہ صلح عزت کی صلح ہو۔ اتحادی ہم کو کچل نہیں سکتے اور نہ ہم انکو کچل سکتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے جنگ کا خاتمہ کرنا چاہئے۔ اس لئے اب زیادہ قربانیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ فوراً اب اس نتیجے پر پہنچنا چاہئے تمام بادشاہتوں کو متفق ہو کر ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ جس سے آئندہ کو پھر ایسی خوفناک و خونخوار لڑائی ہمیشہ کے لئے روک دی جاوے گا۔ مندرجہ بالا رائے

لائق و دانا وزیر صاحب کی بالکل سچ ہے کاش کہ اس پر جلد عمل کیا جاوے ۔ اور اس جنگ کا خاتمہ کیا جاوے ۔

نومریدوں کے ساتھ سلوک

(ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۲۹)

جون ۱۹۱۶ء میں اڈیٹوریل نوٹس میں "نومریدوں کے ساتھ سلوک" کے عنوان سے ایک مختصر سا مضمون درج کیا ہے جو نہایت قابل غور ہے ۔ متلاشیوں کے ساتھ بڑی ہوشیاری اور دانائی سے سلوک کرنا چاہئے نہیں تو اس کا نتیجہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ وہ ٹھوکر کھا کر جلد برگشتہ ہو جاتے ہیں ۔ اور زیادہ بدنامی کرنے اور پھر کبھی مسیحی نہیں ہو سکتے ۔ بلکہ دوسروں کو روکتے ہیں لیکن حد سے زیادہ خاطر تواضع کرنے اور زیادہ خرچ اخراجات کرنے سے وہ شیطان کی آزمائشوں میں پڑ جاتے اور ٹھوکر کھاتے ہیں ۔ اس لئے اس امر میں دانائی اور احتیاط لازم ہے ۔ اور یہ معاملہ صرف انگریز مشنری صاحبان کے ہاتھ میں ہے ۔ اس میں غلطی کھانے سے بہت سے ایسے لوگ لوٹ لوٹ کھا کر آخر کار یہی ہوتا ہے کہ وہ کنارہ پر مسیح کے پکے مخالف اور دشمن بن جاتے ہیں متلاشیوں کو پہچاننا ایک بڑا علم ہے جو ہر ایک مشنری صاحب کو حاصل نہیں ہے اکثر تو فریبی متلاشی محض ٹھگنے کے متلاشی کا بھیس بنا لیتے ہیں اور جب تک کچھ بنا لیتے چلے گئے ۔ اور جب کچھ ملتا نظر نہ آیا کھسک گئے مایوسوں سے بچنا چاہئے ۔ مگر سچے اور حقیقی متلاشیوں کی ہر طرح مدد ہے جو کرنی چاہئے ۔ ایسوں پر مناسب خرچ کرنا کچھ برائی نہیں ہے ۔ بلکہ ضروری ہے

نور افشاں کی قلمی امداد کرنی ضروری ہے

اعتراضات اور ان کے جوابات

(سلسلۂ تثلیث فی التوحید پر مخالفین کے اعتراضات اور ان کے جوابات)

رہیگا ۔ جب تک کہ ہر عقلی اعتراض کا ازالہ نہ ہو جاوے ۔ اور اس کے بعد مسئلہ تجسم ۔ الوہیت مسیح کفارہ پر کے تمام اعتراضوں کا جواب دیا جاوے گا ۔ ناظرین کرام سے التماس ہے کہ جتنے اعتراضات ان مسائل پر قابل جواب تصور فرماویں دفتر نور افشاں میں ارسال فرماویں ۔ ہر ایک ایسے اعتراض کا جواب حسب گنجائش وقتاً فوقتاً دیا جائیگا ۔

جنگ میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کے لئے مصنوعی بازو

یہ زمانہ فی الحقیقت نئی نئی ایجادوں کے لحاظ سے ایک ترقی کا زمانہ ہے اور علم اور سائینس کے ذریعہ سے قسم قسم کی حیرت انگیز چیزیں بن رہی ہیں ۔ جنکا خیال و خواب بھی پچھلے دنوں میں نہ تھا ۔ ہمعصر اخبار عام رقمطراز ہے ۔ کہ موجودہ جنگ کے اثنا میں جو بہت سی عجیب و غریب ایجادات ہوئی ہیں ۔ اُن میں سے ایک زخمی سپاہیوں کے لئے مصنوعی بازو اس قسم کے تیار کئے گئے ہیں کہ ان کی مدد سے کوئی شخص پلیٹ پیالہ یا طشتری با آسانی اُٹھا سکتا ہے ۔ چھری کانٹے استعمال کر سکتا ہے ۔ کسی چیز کا دستہ گھما سکتا ہے ۔ بڑی آسانی سے سگرٹ جلا سکتا ہے اور اسی قسم کے سینکڑوں اور کام جو انسان کی روزانہ معاشرت میں داخل ہیں باسانی کر سکتا ہے ۔ لیکن بعض کام ایسے بھی ہیں جو مصنوعی بازوؤں کے دائرہ عمل سے باہر سمجھے جا سکتے ہیں ۔ مثلاً کرکٹ کھیلنا ۔ ہتھوڑا چلانا یا اس قسم کے اور کام کرنا جنمیں بدن کی پوری طاقت سے کام لینا ضروری ہے ۔ جو لوگ کسی ایسی ایجاد کو دائرہ امکان سے خارج سمجھتے ہیں انہیں یہ سنکر حیرت ہوگی کہ حال ہی میں اس قسم کا بھی ایک بازو تیار کیا گیا ہے جس سے یہ اور اسی قسم کے اور کام باسانی کئے جا سکتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ایک سپاہی جسکا ایک بازو میدان جنگ میں کٹ چکا ہے اب اپنے مصنوعی بازو کی مدد سے ۷ سیر کا ہتھوڑا بڑی آسانی سے چلا سکتا ہے ۔ اور ایسا کرنے میں اُسے ذرا بھی تکلیف یا دشواری معلوم نہیں ہوتی ۔

خطبۂ قدسی

لکھنؤ سے منشی سعید شاہ صاحب قدسی نے ۱۶ صفحہ کا ایک پمفلٹ خاکسار کو بغرض ریویو ارسال فرمایا ہے۔ خداوند کے جلال اور کلیسیا کی بہتری کے واسطے جو کچھ کر سکتے ہو کرو۔ مبارک ہو۔ خدا برکت دیگا۔ قدسی صاحب لکھنؤ کے شریف خاندان کے کنورٹ مسیحی ہیں۔ اچھے پاکیزہ خیال رکھتے ہیں۔ جوان۔ صالح خوش خصر اور خوش مزاج علم و ادب میں لائق ہیں یہ ایک مفید رسالہ اُنہوں نے مسیحی بھائیوں کو خواب غفلت سے جگانے کے لئے لکھا ہے۔ اچھا لکھا ہے۔ انجیل کی آیات کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ جبتک تمہاری نیکیاں اور نیک اعمال کامل نہ ہوں تم کامل نہیں ہو سکتے اور نہ نجات پا سکتے ہو۔

قدسی صاحب میں آپ کی تحریر کو رد نہیں کرتا۔ صرف اس قدر عرض کرتا ہوں کہ آپ نے اس مضمون کا دوسرا پہلو چھوڑ دیا ہے۔ اور وہ پہلو یہ ہے کہ نجات خدا کے فضل سے ہے۔ اعمال سے نہیں۔ رسول فرماتا ہے کہ اگر نجات اعمال سے ہے تو فضل فضل نہ رہیگا۔ نیک اعمال صرف خدا کے فضل کے پھل ہیں نجات نیک اعمال سے پہلے حاصل ہوتی ہے۔ گناہوں کی معافی ایمان لاتے ہی ایمان دار کو ملتی ہے۔ پھر اُسکو زندگی کے پھل لگتے ہیں۔ خداوند فرماتا ہے کہ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کیوں نہیں کرتے یعنے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محب اپنے محبوب کی رضا کا طالب ہے۔ محبوب کو خوش کرنے کے واسطے محب کی ہر روش راست ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ محبوب کس بات میں خوش ہے۔ محبت کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بلکہ سب کچھ خود بخود ہوتا چلا جاتا ہے۔ جائز یا ناجائز کوئی بات نہیں۔ کیونکہ محبت محبوب کی خواہش کو پورا کرتی چلی جاتی ہے۔ آپ اپنے رسالہ کے آخر میں اگر اتنا اور لکھ دیتے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایسی زندگی بسر کریں کہ جس سے خدا کا جلال اور اس کے نام کی ستائش ہو۔ اور تمہاری زندگی سے زندگی کے پھل نکلیں۔ تو خداوند یسوع کو پیار کرو۔ اُس سے محبت کرو۔ اس کے عشق میں غرق ہو جاؤ محبت سے سب کچھ ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس وقت محبوب خود ساتھ ہو کر کام کرتا ہے۔ شریعت کی غایت یہ ہے کہ مسیح ہر ایک ایماندار کی راستبازی ہو۔

یہ رسالہ ایک آنہ پر مصنف سے وکٹوریہ پال لکھنؤ سے مل سکتا ہے۔

واعظ

بائبل کے ظاہری نقائص اس کی قدر و قیمت کو کم نہیں کر سکتے ہیں

گزشتہ سے پیوستہ

آفتاب و مہتاب میں ہزاروں داغ ہیں تو بھی اُن سے اُن کی قدر و منزلت میں فرق نہیں آیا۔ وہ اپنے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔

خدا نے زمین پر دریا بہائے پر اُن سے کبھی نہریں نہ بنائیں اور نہ اُن پر پل باندھے۔ خدا نے سمندر بنائے پر کبھی اُن میں سب میرین اور سٹیمر نہ بنا کر چھوڑے۔ خدا نے زمین پر اور زمین میں پہاڑ پیدا کئے۔ ہر قسم کی دھاتوں کے اسباب مہیا کئے۔ پر کسی خالص دھات کا پہاڑ نہ بنایا۔ خدا نے زمین پر بارش و ابر کو تقرر کیا۔ مگر بہت سے قطعات ہیں جہاں پر بارش ہوتی ہی نہیں۔ خدا نے زمین پر نباتات کو اور پھول پھل کو پیدا کیا۔ مگر زمین کے بہت حصے ہیں جو بنجر پڑے ہیں۔ خدا نے زمین پر ہر قسم کے حیوان پیدا کئے مگر ہر ایک کے پیچھے موت و بیماری اور دکھ اور مصیبت لگی ہے۔ خدا نے زمین پر انسان کو پیدا کیا مگر انسان میں ہر قسم کی لعنت اور بلا پائی جاتی ہے غرض ان مثالوں سے یہ بات ظاہر کرنے کی ہے کہ انسان کے نزدیک خدا کے کل کام و نظام بھی نقص و سقم سے خالی ثابت نہیں ہو سکتے ہیں۔ ہاں وہ کام و نظام بھی ناقص و ناتمام ثابت ہو سکتا ہے۔ جسے خالق حقیقی و تحقیقی نے بغیر دوسرے کی شرکت کے خود کیا تھا۔ تو بھلا بائبل جسے خدا نے بندوں کی معرفت لکھوایا انسان کے نزدیک کیسے عیوب و نقائص سے پاک ٹھہر سکتی ہے۔ جو انسان کو اس میں زیادہ عیوب نظر آ سکتے ہیں۔ اب اگر عیوب و نقائص کے ساتھ نظام قدرت اور خدا کے تمام کام ہمارے نزدیک کچھ قدر و قیمت رکھ سکتے ہیں۔ تو بائبل کی قدر و قیمت بھی ہے۔ جو عیوب و نقائص کی موجودگی میں بھی ضائع نہیں ہو سکتی ہے۔

وہ لوگ جو بائبل کی قدر و منزلت ضائع کرنے کا وسیلہ انسانی عقل و فکر کے سوا کچھ نہیں اور اس میں بھی مدارج پائے جاتے ہیں۔ لہذا انسان کی عقل و فکر بھی ایسی نہیں کہ اسی کی تطبیق پر بائبل کی قسمت کا فیصلہ کیا جائے۔ کیونکہ مدارج کی وجہ سے انسانی عقل و فکر بائبل کا اندازہ ایک ہی طور سے کرنے میں عاجز ہے۔

باوجود امور مذکورہ کے موجود ہونے کے لوگوں نے بائبل کے عیوب و نقائص کا اندازہ لگایا ہے اور لوگوں نے بائبل کے بعض نقائص کی وجہ سے اس کی اطاعت سے روگردانی کرنے کی راہ نکالی ہے۔ اور اسباب کا یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ بائبل دین و ایمان کا اصول ہونے

جو کسی اکمل اور بے نقص کتاب کے مہیا ہونے پر منحصر رکھتے ہیں یا کسی ایسے اکمل اندازہ کے مطابق ہونے پر موقوف کرتے ہیں جس میں کمی بیشی کی گنجائش ہی نہ ہو۔ ایسے لوگوں کا عام طور پر یہ بات ظاہر کرتے ہیں مجبور ہیں کہ ابتداء سے آج تک نہ کوئی ایسی کتاب اور نہ ایسا اکمل ہونا شروع آدم کی علم و آگاہی میں آیا ہے جس سے بائبل کی قسمت کا فیصلہ کیا جا سکے۔ انسان کے پاس ہر ایک مسئلہ کی قدر و منزلت

کے قابل نہیں ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ مخالفین کا یہ فیصلہ ہرگز قبولیت کے لائق نہیں ہے۔ اوّل اسوجہ سے کہ بائبل کی بابت یہ بات فرض کریں کہ یہ ہر قسم کے عیوب ونقائص سے پاک ومنزہ کتاب ہے بائبل کی اس قدر ومنزلت سے زائد بات ہے جو اُس نے خود اپنی بیان فرمائی ہے۔ دوئم یہ کہ بائبل سے تحریری حیثیت سے ہر معانی کے کمال کی امید رکھنا جو معانی زمانۂ حال کے بنی آدم کی معلومات کا جزو بن رہے ہیں۔ بائبل پر حد درجہ کا ظلم روا رکھنا ہے سوئم یہ کہ زمانۂ حال تک انسانی معلومات کو اکمل ومنتہی سمجھ کر اس سے بائبل کی تطبیق کا مطالبہ کرنا ایک ادعیت کی صحت کا ہم سے اصرار کرنا ہے جس کا اقرار کوئی واقفکار نہیں کرسکتا ہے۔

پس ہم کہتے ہیں کہ بائبل میں تحریری اور علمی نقائص ہیں۔ اور یہ نقائص ایسے ہی ہیں جیسے علوم انسانی کی مختلف شاخوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً تواریخ کے سلسلے میں علم کیمسٹری کے سلسلے میں۔ علم طبقات الارض کے سلسلے میں۔ علم نجوم کے سلسلے میں۔ علم فلسفہ کے سلسلہ میں۔ علم نباتات کے سلسلے میں۔ علم معدنیات کے سلسلے میں۔ علم منطق کے سلسلہ میں۔ علم جغرافیہ کے سلسلہ میں۔ علم طب ودوا سازی کے سلسلہ میں۔ علم میکنکی کے سلسلہ میں۔ علم قانون سازی کے سلسلہ میں۔ صنعت وحرفت کی مختلف شاخوں کے سلسلہ میں۔ ان معلومات انسان پر ابتدا سے تاحال جو کچھ لکھا گیا ہے۔ جیسے عیوب ونقائص ان میں پائے جاتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایسے نقائص بائبل میں پائے جاسکتے ہیں۔ مگر ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ بائبل میں ایسے عیوب ونقائص موجود ہی نہیں ہیں۔ تو بھی علوم انسانی کی مسبوق الذکر شاخیں ہر ایک بشر کے نزدیک مستند اور عیوب وخطا سے پاک خیال کی جاتی ہیں۔ مگر بائبل پر عیوب ونقائص کی وجہ سے طعن کیا جاتا ہے۔ اور اُس پر غضب یہ ہے کہ ان علوم سے بائبل کی موافقت طلب کی جاتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرات بائبل واقعی علوم مذکورہ سے موافقت نہیں رکھتی ہے۔ مگر اس کے ہرگز یہ معانی نہیں ہیں کہ بائبل دینی طور سے قدر ومنزلت کے لائق نہیں ہے۔

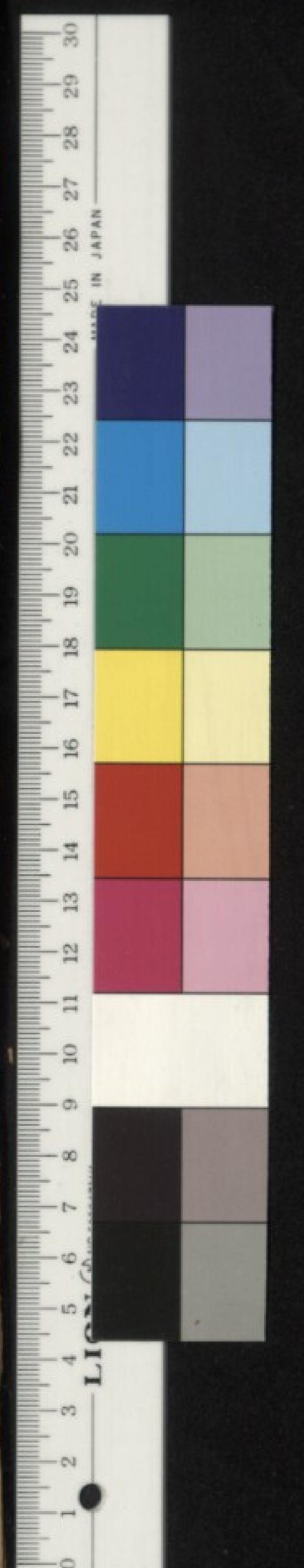
تمہیں تاریخ وغیرہ پر بڑا ناز ہے جب بائبل کی تحریر ختم ہوچکی تھی اُس وقت سے آجتک ہر قوم وملک میں مورخ تاریخ لکھتے آئے۔ اُس کی تصحیح پر تصحیح ہوتی آئی حتی کہ اب تاریخ کے دفتر مکمل ہوگئے ہیں۔ اگر بائبل کا تاریخ سے مقابلہ کرنا ہے تو تاریخ پر دو ہزار برس میں جو لکھا گیا ہے۔ اُسے ترتیب دے کر بائبل کے مقابل رکھو تو تمہیں تاریخ انسانی کی حقیقت کے پول دکھائی دینگے۔ اسی طرح انسانی علم کی دوسری شاخوں کا قیاس کرلو۔ اس کے سوا علوم مذکورہ پر جو سب سے آخری کتابیں موجود ہیں اُن کی کمالیت کسی کے پاس کیا سند ہے صرف اورنگ زیب بادشاہ ہند کی زندگی پر جو کچھ لکھا گیا ہے اُسی کو جمع کرکے پڑھو دیکھو تو موجودہ تاریخ کی حقیقت کھل جائے گی۔ اسی پر علوم کی دوسری شاخوں کا اندازہ کرلو۔ اس طریق سے ظاہر ہوجائیگا کہ انسانی تحریرات سے بڑھکر جو علوم انسان کی مختلف شاخوں پر لکھی گئی ہیں اور کوئی تحریر بیہودہ نہیں ہے۔

پس ہم کہتے ہیں کہ اگر علوم زیر بحث عیوب ونقائص کے باوجود عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور اُن کی قدر ومنزلت بنی آدم کی نگاہ میں زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ تو بائبل میں چند نقائص پائے جانے پر اس کی قدر ومنزلت کس وجہ سے کم کیجاتی ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ بلاشک بائبل میں انسانی تحریر ہوکر اور بنی آدم کی حفاظت میں رہ کر تحریری عیوب ونقائص پائے جاسکتے ہیں۔ مگر بائبل اُن نقائص سے پاک ہے جو بنی آدم کی دوسری تحریرات میں پائے جاتے ہیں۔ بائبل کے نقائص اُس کے مقصد سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں وہ نہایت ہلکے ہیں۔ ان سے بائبل کی صداقت کے ذہن میں کمی پیدا نہیں ہوتی ہے۔ لہٰذا بائبل اپنے نقائص کی وجہ سے بے قدر نہیں ہوسکتی ہے۔ وہ لوگ واقعی بے قدر ہیں جو بائبل کو بے قدر کتاب سمجھتے ہیں اس تحریر سے ہمیں یہ حقیقت دکھائی منظور ہے کہ کسی حقیقت معلومہ کی قدر ومنزلت کا معیار اس کے عیوب ونقائص نہیں ہیں بلکہ اس کا مسلمہ اور روشن پہلو ہے۔ بائبل اپنا مسلمہ روشن پہلو رکھتی ہے۔ لہٰذا اس کی قدر ومنزلت اس پہلو سے کرنی چاہیے۔

انسداد رشوت ستانی

ہمارے مہربان وخیرخواہ اور رعایا پرور حضور فیض گنجور جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے اپنی خاص توجہ رشوت ستانی کے برے اور گھنونے کام کے انسداد کی طرف لگا رکھی ہے اور اس وجہ سے تمام ملازمین سرکار میں جو اس مرض میں مبتلا پائے جاتے ہیں ایک عجیب سنسنی سا چھایا ہوا نظر آتا ہے۔ اور ہر قسم کے وجہ کے خواہ وہ افسر اعلیٰ ہوں یا ادنے تحقیقات وتفتیش کا امکان ہے۔ اس لیے سنسنی چھائی ہوئی ہے۔ اس عمدہ کام کے لیے تمام رعایا کو چاہیے کہ اپنے ایسے خیرخواہ اور مہربان اور بیدار مغز حاکم کی جہانتک ہوسکے مدد کا ہاتھ بٹائیں۔ جیساکہ اس مندرجہ ذیل خط میں جسکو ہم کسی اخبار سے لیکر درج اخبار کرتے ہیں





تحریک کی گئی ہے۔ ایسا کرنے سے ضرور

رشوت ستانی کے نقصاں رساں بیجوں

کی بیخ کنی ہوسکتی ہے جوملک کو برباد کررہا ہے

ہو ہذا

(الف) بنام اہلکارانِ ماتحت ہائے پنجاب۔

حال کی تحقیقات اور فوجداری مقدمات سے سرکاری ملازمت میں رشوت ستانی کو روکنے کے سوال کا بہت چرچا ہوگیا ہے۔ کونسل واضع آئین وقوانین کے گذشتہ ستمبر کے اجلاس میں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے جلسہ کے اخیر پر اپنی تقریر میں فرمایا تھا۔ کہ یہ امر تسلی بخش ہے کہ لوگ اسباب کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں کہ اسبارہ میں انکا فرض کیا ہے۔ اور آنریبل خان صاحب اکرام اللہ خان صاحب نے جو سوال کیا تھا اُس کے جواب میں اُن خاص تحریروں کے متعلق گورنمنٹ کے خیالات کو قطعی کھولکر بیان کردیا گیا تھا جو اخباروں میں پیش کیگئی تھیں۔

اس جواب سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کو اسبات کا کس قدر خیال ہے کہ کوئی ایسی کارروائی نہ کی جاوے۔ جس سے لوگوں کو رشوت کے جھوٹے الزام لگانے کی شہ ملے اور اسبارے میں گورنمنٹ کی مدد کرنے کے لئے لوگوں سے جو خواہش بذریعہ اشتہار کی گئی ہے اس کے اخیر میں اُن کو جھوٹے الزام لگانے کے برخلاف متنبہ کردیا گیا ہے۔

اشتہار مذکور کا مدعا یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا جاوے کہ وہ رشوت ستانی کو روکنے کے لئے سرکار کی مدد کریں۔ اس چٹھی کا مدعا یہ ہے کہ مختلف صیغوں کے ملازموں سے بھی ویسی ہی امداد مانگی جاوے۔ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ دیکھکر خوش ہیں کہ ملازمت کے ہر صیغے میں بہت سے ایسے افسر موجود ہیں۔ جن کی دیانتداری مسلمہ ہے۔ لیکن صرف یہی کافی نہیں ہے۔ ضرورت

اس امر کی ہے کہ ان افسروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے نائبوں اور ماتحتوں کو اُن کے اپنے اعلےٰ معیار راست کرداری کو اس صیغہ ملازمت کا معیار تسلیم کرائیں جس سے ان کا تعلق ہے اور اس غرض کے لئے صرف اسی پر اکتفا نہ کریں کہ اُن کے کام کی سخت نگرانی جاوے بلکہ اُن پر معاشرتی دباؤ ڈالا جاوے اور رشوت لینے والوں سے میل جول بند کردیا جاوے۔ جو شخص رشوت کے لئے عام طور سے بدنام ہوا اُس کو معزز لوگوں کے زمرہ سے خارج کردینا چاہیئے۔ اگر دیکھا جاوے تو سرکاری ملازموں کی برادری علیحدہ ہے اور ان میں سے رشوت لینے والا اپنی ساری برادری کے خلاف جرم کرتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ نا جائز نذریں وغیرہ لینے کے متعلق جرم کے مختلف درجے ہیں بعض آدمی تو جبرًا رشوت لیتے ہیں۔ اور بعض اس رشوت کے لینے سے انکار نہیں کرتے جو اُن کے آگے پیش کی جائے ایک رشوت تو وہ ہے جو کسی خاص غرض کے لئے دیجاتی ہے۔ خواہ وہ غرض انصاف کا خون کرنے کے لئے ہو۔ یا کرئی ٹھیکہ لینے کے لئے یا بداعمال کو چھپانے کے لئے یا کسی اور طریق میں ناجائز طور پہ فائدہ اُٹھانے کیلئے۔ اور ملازمت کے اونٹے درجوں میں خاص طور پر یہ رواج ہے کہ مقررہ وقتوں پر کسی خاص مطلب کے بغیر صرف رسم کے طور پر نذریں و تحفے دیئے جاتے ہیں لیکن سلسلہ ملازمت کے تمام عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ ان تمام برائیوں کو (اگرچہ یہ مختلف صورتوں میں ہیں) عام طور پر حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کو سلسلہ ملازمت کے ہر ایک صیغے کے بہترین اہلکاروں سے توقع ہے کہ وہ وقتًا فوقتًا حسب توقع اپنے خیالات کو عملی صورت میں ظاہر کریں۔ دستخط

جے۔ پی۔ ٹامس۔

(ب) جمہور کے نام

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر چاہتے ہیں کہ ملازمین سرکار کی رشوت ستانی کے انسداد کے معاملہ میں لوگ اُن کا ہاتھ بٹائیں۔ گذشتہ چند سالوں کے اندر کئی افسران کو جن میں سے بعض اعلےٰ درجہ کے افسر تھے سزائیں دی گئی ہیں اور ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے۔ لیکن جب تک ایسے بے وقوف یا بددیانت اشخاص موجود رہیں گے جو رشوت کو عار نہیں سمجھتے۔ اس وقت تک ہمیشہ کوئی نہ کوئی افسر ایسے ضرور مل جائینگے جو رشوت خواری میں پس و پیش نہیں کرینگے۔ رشوت ستانی صرف اسی وقت بند ہوسکتی ہے جبکہ لوگ رشوت نہ دیں۔ لہذا رشوت ستانی کا علاج لوگوں کے اپنے ہی ہاتھوں میں ہے۔

ہر ایک شخص جو رشوت دیتا ہو عوام کا دشمن ہے کیونکہ ایک شخص کو دیکھکر دوسرے کو بھی رشوت دینی پڑتی ہے۔ اور اس طرح سے انصاف عنقا ہوجاتا ہے اور اہلکاروں میں لالچ بڑھ جاتا ہے۔ اور رعایا کی حالت پرخطر ہوجاتی ہے پس رشوت دینے والے کو اپنا دشمن سمجھو۔ اور اُس کا حقہ پانی بند کردو۔ اُس نے فساد و بے انصافی کا بیج بویا ہے۔ اُس لئے اسکو نفرت اور حقارت سے اُس کا پھل ملنا چاہیئے بہت سے اشخاص سرکاری ملازموں کو نذریں اس لئے دیتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اُن سے مروجہ دستور کے مطابق طلب کیجاتی ہے۔ یاد رکھو کہ اہلکاروں کی تنخواہیں مقرر ہیں اور وہ گورنمنٹ ادا کرتی ہے۔ اُنکو یہ حکم نہیں کہ وہ کوئی ایسی چیز لیں جس کے لئے وہ رسید نہ دے سکتے ہوں۔ گورنمنٹ کا منشا ہے۔ کہ رشوت لینے والے کی بیخ اوکھیڑ دی جاوے۔ اس لئے وہ اُس کو سزا دینے کے لئے ہمیشہ موقعہ

کے درمیان میں رہتی ہے۔ لیکن رشوت پر سرا نہیں بلکہ درپردہ لی جاتی ہے۔ گورنمنٹ صرف آپ کے فایدے کے لئے ہی رشوت ستانی کا انسداد کرتی ہے۔ اور رشوت ستانی کے انسداد میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹا کر گویا آپ اپنی امداد کریں گے۔ تم نے دیکھ لیا ہے کہ جہاں زمیندار بنکوں کو قایم کرنے کے لئے لوگ آپس میں ملکر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ وہاں وہ کچھ عرصہ کے بعد اپنا قرضہ بے باق کر لیتے ہیں۔ اور اپنی اراضیات کو واگذار کرا لیتے ہیں۔ اور جہاں وہ بدمعاشوں اور ڈاکوؤں کے برخلاف ملکر گورنمنٹ کی مدد کرتے ہیں وہاں جرم غائب ہوجاتا ہے اور تمہارا جان ومال زیادہ محفوظ ہوجاتا ہے۔ رشوت دینے والے تمہارے اور گورنمنٹ ہردو کے دشمن ہیں۔ اگر تم لوگ آپس میں ایکا کر کے سرکاری ملازموں کو رشوت اور نذریں دینے سے انکار کردو تو گورنمنٹ رشوت دینے اور لینے والے ہردو کی بیخ کنی کر سکیگی لیکن اس بارے میں یاد رکھو کہ جہاں کوئی شخص بغیر کسی سختی کے رشوت کی دہائی دیگا تو وہ خود اس سزا کا مستوجب ہوگا جو ظالم کو ملنی چاہئے۔

خدا بادشاہ کو سلامت رکھے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب
دستخط جے۔ پی۔ ٹامس چیف سکرٹری
گورنمنٹ۔ **پنجاب**

چیلنج

بمبئی کے مسیحیوں کی طرف سے غیر مذاہب کو چیلنج

یہ ایک خوشخبری ہے جس کا اظہار مسیحیوں کا فرض عین ہے۔ قبل ہم کو اس چیلنج کی اہمیت بتانی بھی ضرور ہے۔ گذارش یہ ہے کہ بمبئی میں قریب قریب ایک عرصہ سے مابین عیسائیوں ومحمدیوں کے مناظرہ چلا آ رہا ہے۔ یعنی جمعہ کی شب کو مسیحی احباب انجمن ضیاء الاسلام میں بغرض تحقیق مذہب تشریف لے جاتے ہیں اور سینیچر کی شب کو حضرات محمدی بغرض تحقیق مذہب مشن میتھوڈسٹ ہال میں تشریف لاکر مسیحیوں کو مشکور فرماتے ہیں۔ ایک ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ شاہ محمد (احمدی) بغرض مناظرہ اگنیوائی سے تشریف لاتے ہیں۔ اور جو باتیں انجیل مقدس کی اُن کی سمجھ سے باہر ہیں ان پر اعتراض کرتے ہیں اور مسیحیوں کی طرف سے جواب دینے کو بہت سے موجود ہیں۔ مگر اس روز پادری والڈر صاحب مخصوص کئے گئے جانبین کی رائے سے مولوی عبدالروف صاحب سکرٹری انجمن ضیاء الاسلام پریزیڈنٹ مقرر ہوئے مسیح کی الوہیت پر مناظرہ شروع ہوا۔ قریب قریب دو گھنٹہ مباحثہ ہوتا رہا۔ اس میں شک نہیں جانبین کی طرف سے سوال وجواب معقول ہوئے۔ بعد ختم ہونے مناظرہ احمدی جماعت نے کہا اگر آپ کو تحقیق مذہب ہی درکار ہے تو اپنے کسی بڑے پادری یا بشپ کو بلوائیے۔ اور ہم بھی قادیان سے اپنے کسی بڑے عالم کو بلوائیں اور اُن کے مابین مناظرہ ہو تب البتہ لطف مناظرہ ہے۔ ہمارا اور آپ کا مناظرہ ہوتا ہی رہتا ہے مگر جب بڑے بڑے علما کا مقابلہ ہوگا اس وقت پبلک خود انصاف کرے گی کہ کونسا مذہب دنیا میں عالمگیر ہونے کے قابل ہے۔ لہٰذا آپ بھی کسی عالم کو بلوائیں اور ہم بھی بموجب اپنے قول کے اپنے علما کو بلائیں اور بحث شروع ہو۔ چنانچہ مسیحیوں نے پادری والڈر صاحب کو مجبور کیا کہ آپ ضرور۔ ان کے کہنے کے مطابق پادری جوالا سنگھ صاحب کو بلوایئے آخر کار پادری والڈر صاحب نے پادری ہنکرافٹ صاحب جو کہ چرچ میتھوڈسٹ کے ڈسٹرکٹ کے سپرنٹنڈنٹ ہیں تذکرہ کیا۔ صاحب موصوف نے اس امر کو بسر وچشم منظور کرلیا۔ اور فرمایا تم فوراً بذریعہ تار پادری جوالا سنگھ صاحب جو کہ پروفیسر الٰہیات ہیں بلاؤ کیونکہ مجھ کو اُردو نہیں آتی ورنہ میں خود خداوند مسیح کے فضل سے مناظرہ کرتا لہٰذا پادری والڈر صاحب نے پادری صاحب موصوف کو بذریعہ تار کے مطلع فرمایا۔ چنانچہ پادری صاحب موصوف نے اتنے بڑے دور دراز سفر کی محنت کا کچھ خیال نہیں فرمایا فوراً اُس کے دوسرے روز لکھنو سے روانہ ہوگئے۔ ۱۴ جولائی ۱۹۱۶ء کو علی الصبح بمبئی میں رونق افروز ہوگئے۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہنوز موجود ہیں۔ پادری صاحب کی اس عنایت کے ہم بے حد مشکور ہیں اور دست بدعا ہیں کہ رب العالمین آپ کو ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ وسلامت رکھے۔ آمین۔

چنانچہ پادری صاحب نے تشریف لاتے ہی کل بمبئی یعنی قریب قریب سب مذہب اہل السنتہ واہل شیعہ احمدی پیروان مرزا غلام احمد قادیانی وپنڈتان آریہ سماج وسناتن دھرم وغیرہ کو چیلنج دیدیا کہ جس کو تحقیق حق منظور ہو وہ تشریف لائے اور تعصب کو دور کر کے مقابلہ کرے۔ یعنی مناظرہ۔ یہاں پر غور طلب امر یہ ہے۔ جماعت احمدیہ جس نے پیشتر مسیحیوں کو چیلنج دیا تھا کہ آپ کسی پادری کو بلائیں اور ہم بھی اپنے مولویوں کو بلائیں تاکہ مناظرہ شروع ہو چنانچہ جب مسیحیوں کی طرف سے پادری جوالا سنگھ صاحب تشریف لے آئے۔ تو کچھ ایسی خاموشی اختیار کی جسکا بیان کرنا بیان سے باہر ہے۔ جب بعض اُن کے دوستوں نے جن کو مناظرہ کا شوق تھا احمدیوں کو مجبور کیا تو ایک خط قادیان بغرض مناظرہ روانہ کیا۔



وہاں سے ۱۶ شرائط شدہ ایک لفافہ مرسول ہوا جس میں مرقوم تھا قبل ان شرائط کو منظور کراؤ بعدہ ہم یہاں سے مولوی روانہ کرینگے۔ چنانچہ وہ خط پادری صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ان کی جملہ شرائط کو منظور فرما لیا اور دستخط بھی کر دیئے۔ اب لطف یہ کہ جماعت احمدی تار پر تار قادیاں کو روانہ کر رہے ہیں مگر جواب ندارد۔ ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ البتہ جب اُن کے علما تشریف لائیں گے یا نہیں اُس وقت ہم یقیناً دوسرا مضمون روانہ کریں گے۔ چنانچہ ابھی کچھ ہم اپنی رائے قائم نہیں کرسکتے۔ کیونکہ میعاد تاریخ ۷ اگست مقرر ہے۔ اس عرصہ میں پادری صاحب موصوف نے مختلف مضامین پر لیکچر فرمائے۔ اور ساتھ ہی یہ موقعہ بھی عنایت فرمایا کہ جس کو ان لیکچروں میں اعتراض ہو وہ بخوشی دریافت کرسکتا ہے۔ چنانچہ بعض علماء نے پادری صاحب کے لیکچروں پر اعتراض کیا گستاخی معاف خیروں کا مقابلہ کچھ آسان نہیں ہے۔ خود بھی خیر ہونا چاہئیے۔ خیر یہاں تک تمام معترض یکے بعد دیگرے ہٹتے چلے گئے آخر تھوڑی دیر میں تمام مولویت کا خاتمہ ہو گیا۔ اس وقت اہل شہر عیسائی اور خصوصاً اہل اسلام سخت کشمکش میں ہیں کہ پادری جوالا سنگھ صاحب کے مقابلہ کے واسطے کس کو بلائیں۔ دوسری طرف جماعت احمدی قادیان کو تار پر تار روانہ کر رہے ہیں۔ ایک شخص مسمی محمد یوسف اہل حدیث ہیں انہوں نے بھی ایک تار مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کلکتہ کو بوڑلہ روانہ کیا تھا۔ مگر اُن کی تار کا بھی جواب نہیں آیا اور میرا خیال ہے نہ آئیگا۔ البتہ آریہ صاحبان نے پنڈت سالگرن صاحب کو بذریعہ ٹیلیگراف بلایا جن سے تین روز مناظرہ رہا وہ بھی اور آریہ صاحبان کی مدد سے آخر چوتھے روز ان سب کی شرکی بھی تمام ہو گئی اور حیلہ بہانہ کرکے مناظرہ موقوف کر دیا۔ اب پادری صاحب صرف قادیانی مولویوں کے منتظر ہیں۔ دیکھئے کوئی صاحب تشریف لاتے ہیں یا نہیں انشاء اللہ ہم اُن کی تشریف آوری پر یا اُن کی عدم توجہی پر جو کچھ واقعہ اصل ہوگا تحریر کرینگے۔ التماس مسیحی برادران سے یہ ہے۔ جو اس چیلنج کو پڑھیں وہ دعا کریں کہ ہمیشہ خداوند مسیح مسیحی جماعت کو ایسا ہی تسلیہ بخشے۔ آمین ثم آمین س۔ قمر قمرالدین نو مرید

کسی شاعر کا قول ہے۔

للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری۔

غزل

از فکر طبع احقر جارج لامش ثاقب لودیانوی

برقت وہیں یارب میرا یوں مدعا نکلے
مسیحا یا مسیحا! کہتے کہتے دم مرا نکلے۔

ترے قدموں میں دم نکلے تو دل کا مدعا نکلے
یہی ارمان اک باقی ہے اے میرے خدا نکلے

شفیع عاصیاں نکلے مسیح دربا نکلے
ازل میں تھے خدا کیسا قدر کیا دنیا میں کیا نکلے

عدم کو جا تھے ہستی ملا ذات مسیحا سے۔
حقیقت میں وہی اس کن فکاں کا مدعا نکلے

شفا دی سب مریضوں کو جلائے سیکڑوں مردے
مسیحا سا کوئی دنیا میں کب معجزنما نکلے۔

ازل سے تھا خدا کیسا تھا وہ کلمہ حق لیکن
بشر کے قالب خاکی میں بھی آکر خدا نکلے

بہا کر خون اقدس وا در توبہ کیا اُس نے
گنہگاروں کے وہ مشکل کشا حاجت روا نکلے

فدا کی جاں پئے اُمت مسیح پاک نے اپنی
وفاداروں میں کب اس سا کوئی اہل وفا نکلے

کھلا جاتا ہے ثاقب رات دن ان فکروں یا یہ
کتابِ زندگی میں نام اپنا یا خدا نکلے

رسید زر

پادری ٹی سی کالان سے مسٹر پی سی دکٹر عہ ۸
مسٹر اے سی۔ انگلش سے پریذیڈنٹ پاسٹرل کمیٹی سے
مسٹر جے عنایت اللہ سے بابو بنی چٹرجی عہ ۸
پادری ایچ ایل سفیر سے مسٹر گھر کول عہ ۸
سکرٹری ضیاء الاسلام سے۔ مسٹر اے عبد اللہ عہ ۸
پادری ایف سی لانگ سے پادری ایچ کونک سے

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ...آئی برادرز چھپا۔